اخبار نور افشاں لودیانہ

[illegible]

وہ تھا نور حقیقی جو آکے دنیا میں۔ ہر ایک شخص [illegible]

نور افشاں اور [illegible] روشن تیری سیاہی [illegible]

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہو

نمبر ۱۹ | مطبوعہ ۹- مئی سنہ ۱۸۸۹ع بروز پنجشنبہ | جلد ۱۷

نور افشاں

مطبوعہ ۹ مئی سنہ ۱۸۸۹ع بروز پنجشنبہ

کوہ نور (لاہور) ۳۰- اپریل کے پرچہ میں کسی اُن کے نامہ نگار نے لودیانہ کی خبروں کے ذیل میں یہہ لکھوایا ہو۔ کہ "پادری ای۔ پی نیوٹن صاحب گرجا (متصل کوتوالی) میں وعظ کر رہے تھے۔ بعد ختم وعظ جب دو متلاشیوں نے اُن سے کچھ سوال کیا۔ تو اُنکا نام لکھ لیا۔ اور اُن سے کہا کہ اگر آئندہ سوال کروگے۔ تو تمہاری رپورٹ پولیس میں کروی جاویگی"۔ یہہ تو اُس خبر کا خلاصہ ہو۔ نہ معلوم صاحب کوہ نور نے اس خبر کو کس صداقت کی بناء پر درج اخبار کیا۔ کیونکہ کسطرح ممکن ہو کہ کوئی عیسائی مشنری کسی متلاشی دین کو اُنکے سوال کے جواب میں کوتوالی کا در بتا دکھاوے یہہ صرف اُنکا ایک من گھڑت ڈھکوسلہ ہو۔ اصل بات یوں ہو۔ کہ ۲۳- تاریخ کو پادری صاحب موصوف اس جگہ پر وعظ کر رہے تھے۔ جب گاڑی پر چڑھ کے روانہ ہونے لگے۔ تو شریر لڑکوں نے اُنکے پیچھے تالی پیٹی۔ اور بے غرتی کی۔ اُنہوں نے گاڑی سے اُترکر لڑکوں کو سمجھایا۔ اور کہا کہ اگر آئندہ ایسا کروگے۔ تو پولیس کی معرفت تمہارا تدارک کیا جائیگا۔ آج معاف کئے جاتے ہیں۔ ۲۶ تاریخ کو جسکا ذکر کارسپانڈنٹ کوہ نور نے کیا ہو جب پادری صاحب وعظ کر چکے۔ تو دو لڑکے (غالباً گورنمنٹ سکول کے طالب علم) پادری صاحب کو بے عزت کرنے لگے۔ اور وہی ۲۳- تاریخ والی صورت معلوم دی (تالیاں مارنے لگے) اسپر پادری صاحب نے اُن دونوں لڑکوں کا نام لکھ لیا اور بس۔ کیا یہی متلاشی ہیں۔ لاحول ولا۔ اب ہمارے ہمعصر خود سمجھ سکتے ہیں۔ کہ پادری صاحب نے اسمیں کیا زیادتی کی +

کانگرس والے دین ایمان سے بھی ہاتھ دھونے لگے۔ بٹیالہ اخبار میں لکھا ہو۔ کہ "ایک مسلمان کانگرس کا گرویدہ بٹیالہ میں لکچر دیتا ہوا کہتا ہو۔ کہ اگر قرآن شریف میں نیشنل کانگرس کی تائید نہیں پائی جاتی۔ تو وہ ایسے قرآن شریف کو نہیں مانتا۔ علاوہ اسکے وہی شخص ہندو و مسلمانوں کے تعلقات بیان کرکے مسلمانوں اور ہندوؤں کو عیسائیوں سے نفرت دلانے میں کوشاں ہو" +

کیوں بھئی نیشنل کانگرس کے مریدو۔ ہندو اور مسلمانو خصوصاً عیسائیو۔ کیا یہی اصول کانگرس کے ہیں۔ کہ عیسائیوں سے نفرت کیجاوے۔ کیا یہہ وہی باتیں نہیں۔ جنکا رونا ہم شروع سے رو رہے ہیں۔ کہ ان کانگرسیوں سے کسیطرح سے نیکی کی اُمید نہیں +

ایک عیسائی کانگرس کے چیلے ہمیں لکھتے ہیں کہ "سبت کے دن نیکی کرنا روا ہو۔ اسلئے اتوار کے دن کانگرس کے جلسہ میں شامل ہونا جائز ہو"۔ کیا یہی عیسائیت ہو۔ کیا یہی ایمانداری ہو۔ توبہ توبہ مسلمان کانگرس میں شامل ہو کر مسلمانی سے گئے۔ قرآن میں کانگرس کے مسئلے ڈھونڈ رہے ہیں۔ اور عیسائی سبت کو توڑنے میں نیکی سمجھتے ہیں۔ ارے یار دکھو تو سمجھو۔ غور کرو۔

مراسلات

سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۱۶ ۱۸۸۹ء

بقیہ انجیل کی قدامت اور اصلیت

روح القدس کے حق میں

دیکھو قرآن میں سورۃ الصف کی یہہ آیت وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ؎ معلوم ہوتا ہی کہ محمد نے اس آیت میں پہلا حصہ متی ۵ ب ۱۸ سے نقل کیا ہی جس میں ہمارے خداوند نے فرمایا کہ ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ ٹلیگا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو دوسرے حصہ کی نسبت تمام محمدی علما متفق ہیں کہ یوحنا کے ۱۶ باب ۷ سے یہہ نبوت محمد کے حق میں بزبان خداوند مسیح منقول ہوئی ہی۔ اگرچہ ہمارے خداوند کی مراد اس سے روح القدس ہی۔ پر تو بھی ہم محمد کے اس دعوی باطل سے ایک صداقت حاصل کر سکتے ہیں کہ گویا محمدیوں نے خود مان لیا کہ وہ آیت جس پر محمد نے ۱۳۰۰ برس ہوئے اشارہ کیا اب بھی تمام انجیلوں میں بجنسہ موجود ہی۔ یہاں اس ایک دلیل سے دو دلیلیں ہاتھ آتی ہیں اول یہہ کہ اس آیت کی قدامت ۳۲ء تک منتہی ہی دوم کہ اگر عیسائی محمد کی نبوت کو پوشیدہ کرنا چاہتے۔ یا انہیں پاک کلام میں کچھہ دست اندازی کا موقعہ ملتا تو سب سے پہلے وہ اسی آیت کو نکالڈالتے اور آج محمدی اتنے کہنے کا موقعہ نپاتے کہ انجیل میں محمد کی خبر ہی مگر اس سے ثابت ہو گیا کہ انجیل نویسوں یا عیسائیوں نے کبھی ایسے کافرانہ کام کا ارادہ نہیں کیا انجیل جیسی کی تیسی موجود ہی +

کفارہ کی بابت

صرف یہی کہنا کافی ہوگا کہ جب واقعہ صلیب ثابت ہوا تو کفارہ اُسکا ضروری نتیجہ خود بخود ہی +

مسیح سب کی عدالت کریگا

اسکی نسبت قرآن میں ظاہرا کسی خصوصیت کے ساتھہ انجیل سے اعراض نہیں کیا گیا اس لئے وہ اس امر کا شاہد نہیں ہو سکتا کہ محمدی اس سے منکر ہیں تاہم معنوی طور پر قرآن کی آیت ذیل میں غور کرنے سے یہہ اقتباس ہو سکتا ہی دیکھو سورہ قلم کی یہہ آیت یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود یعنی خدا قیامت میں اپنی پنڈلی کھولکر دکھلائیگا اس سے خدا کا مجسم ہونا ثابت ہوتا ہی۔ درحقیقت اس آیت کو ابن آدم سے بہت کچھہ علاقہ ہی۔ دراں حالیکہ محمدی خدا کے مجسم ہونے سے سخت انکار کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہی کہ محمد نے اگرچہ اس اقتباس میں دھوکا کھایا اور تخصیص پنڈلی سے وہ پاک کلام کی تعلیم سے بہت دور جا پڑا لیکن اسقدر تو ضرور ثابت ہوتا ہی۔ کہ خدا کے مجسم ہونیکا خیال اُس کے دماغ میں اسی انجیل کے معائنہ سے آگیا۔ پس اس سے بھی ثابت ہو گیا کہ یہہ انجیل اُسی انجیل کی نقل ہی جو محمد کے زمانہ میں موجود تھی اور جسکا اصلی مطلب یہہ ہی کہ

کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُسنے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے + یوحنا ۳ باب ۱۶

راقم کیدار ناتھہ۔ ت۔ س۔ و۔ از سہارنپور مدرسہ علم الہی

مسیحیوں کا غیر اقوام کے درمیان سکونت کرنا

پُرانے نظام پر غور کرنے سے خدا کی دانائی یہودیوں کو غیر قوموں سے جدا رکھنے میں ظاہر ہی جسکی نظیر یہودیوں کی تواریخ میں صاف نظر آتی ہی کہ جب جب اُنہوں نے خدا کے ٹھہرائے ہوئے قانوں سے تجاوز کیا۔ وے غیر قوموں کے بد عادات اور دستوروں اور گناہوں میں گرفتار ہوئے اور یوں انکا حال زیادہ ابتر اور خراب ہو گیا۔ یہاں تک کہ خدا نے انہیں چھوڑ دیا اور وے برباد ہوئے ضرورت نہیں کہ اسکا ثبوت پاک کلام سے پیش کیا جائے کیونکہ یہہ پاک کلام کے پڑھنیوالوں پر اظہر من الشمس ہی۔ ہم حضرت داؤد سے اس امر میں صلاح لیں تو وہ صاف فرماتے ہیں کہ مبارک ہی وہ آدمی جو شریروں کی صلاح پر نہیں چلتا اور خطا کاروں کی راہ میں کھڑا نہیں رہتا اور ٹھٹھا کرنیوالوں کی مجلس میں نہیں بیٹھتا۔ پھر حضرت سلیمان بھی صاف صاف فرماتے ہیں کہ شریروں کی راہ میں داخل مت ہو اور خبیثوں کے راستہ میں مت جا اُس سے باز رہ اسکے نزدیک گذر نہ کر ادھر سے پھر جا اور گذر جا۔ کیونکہ جب تک وہ زبان کاری نہ کریں تب تک سوتے نہیں اور جس حال کہ کسیکو گرا نہ دیں انکی نیند اُن سے جاتی رہتی +

ان آیتوں اور واقعات مذکورہ بالا سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ خدا کے لوگوں کو اُن جگہوں اور حالتوں سے علیحدہ رہنا ضرور ہی جنمیں رہنے سے اُنکی یا اُنکی اولاد کی خرابی ہو یا اُنکے خراب ہونیکا احتمال ہو۔ ہو سکتا ہی کہ کوئی بھائی یہہ کہیں کہ پُرانے نظام میں یہودیوں کو غیر قوموں سے جدا رکھنا ایک خاص مدت و وقت تک تھا یعنی کہ جب تک مسیح نہ آوے پس جب مسیح آچکا تو اب کیا ضرورت ہی۔ لیکن ساتھہ ہی اسکے اس حکم کی ہمیشگی ظاہر ہوتی ہی کیونکہ جس حال میں یہودی غیر قوموں کی صحبت سے بگڑ سکتے تھے تو کیا مسیحی غیر قوموں سے بگڑ نہیں سکتے۔ پس یہہ حکم نہ صرف یہودی کلب کے لئے ضرور تھا بلکہ ہر زمانہ میں خداوند کی کلیسیا پر اس حکم کا ماننا ضروری ہی کیونکہ خدا کی کلیسیا ہر وقت و ہر زمانہ میں آزمائش میں گرفتار ہو سکتی کیا ہمارے خداوند نے ہمکو یہہ دعا مانگنی نہیں سکھلایا کہ ہمیں آزمائش میں نہ ڈال بلکہ بُرے سے بچا پس جس حال میں کہ ہم غیر قوموں کے درمیان رہتے ہیں

اُن سے صحبت رکھتے تو کیا اس حالت میں ہم دانائی سے کام کرتے ہیں اور اپنے تئیں خطر و آزمائش کی حالت میں نہیں ڈالتے۔ (۲) اگرچہ نئے عہدنامہ سے کوئی صاف حکم غیر قوموں سے جدا رہنے کے بارے میں نہیں ملتا تاہم پرانے نظام کے قانون کے منسوخ ہونیکی بھی تردید نئے عہد میں نہیں ملتی جس سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ انکا حکم بحال رہنا ضروری ہے (۳) اگرچہ پرانے اور نئے نظام میں ایسا کوئی انتظام اس دنیا میں نظر نہیں آتا کہ جس سے ایمانداروں اور بے ایمانوں کی کامل جدائی ہو پر تاہم یہہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ آخر میں کامل جدائی ہوگی بہشتی اور دوزخی ایکدوسرے کی صحبت سے بالکل علیحدہ کئے جائینگے شیطان بھی باندھا جائیگا۔ اور موت و جہنم بھی پاتال میں گرائی جائینگی۔ اور یوں ایماندار ہمیشہ اُنکی بد تاثیر اور خرابی سے کامل رہائی پاوینگے۔ بس کیا ہم اپنے انجام پر غور کرکے اس دنیا میں اُنسے جدا رہنے کی کوشش نہ کریں میرا مطلب یہہ نہیں کہ ہم اُنسے بالکل نہ ملیں اور واسطہ نہ رکھیں کیونکہ ہمکو اُنہیں اس دنیا میں فائدہ پہنچانا اور باپ کے اچھے کام ظاہر کرنا ضروری ہیں اُنکو انجیل کی گواہی دینا فرض ہے اور نیز خدا کے انتظام موجودہ دنیا میں ایسا جدا ہونا بھی ناممکن ہے۔ یہہ کامل جدائی تو آنیوالی ہے جسکا اوپر ذکر کیا +

۲۔ باوجود ممانعت مذکورہ بالا جو صاف و اشارۃً پاک کلام سے ظاہر ہوتی ہے اور جس سے مسیحیوں یا اُنکی اولاد کے بگڑ جانیکا خطرہ ہے ہم عقلاً اور تجربہ سے دیکھیں تو مسیحیوں کا شہر میں رہنا بہ نسبت فائدہ کے نقصان کا باعث ہوتا ہے (۱) اُنکی بدصحبت اور بد دستوروں کا اثر اُن کے اخلاق اور خصوص اُنکی اولاد کے لئے بہت ہی مضر ہے مثلاً کوئی آدمی ملیریا آب و ہوا میں رہتا ہے تو وہ کسطرح سے اُسکی زہرآمیز تاثیر سے اپنے تئیں بچا سکتا ہے جسمانی طور پر اگرچہ مشکل راست آتی ہے تو کیوں روحانی طور پر راست نہیں آسکتی۔ اگر کلیتاً نہیں تو جزاً ضرور راست آویگی۔ بس کیا اگر ان کے ملیریا میں ہم اپنی زندگی بسر کریں تو کیا اُسکے اثر میں گرفتار ہونیکا خطرہ نہیں (۲) تجربہ سے یہہ ظاہر ہوا ہے کہ اکثر خاندان جو غیر قوموں کے درمیان آباد ہیں وے اُنکے لئے روشنی کے بجائے تاریکی کا باعث ہیں اور اس طور پر بعض خاندان و دے بچے غیر قوموں کی صحبتوں سے بگڑ گئے۔ (۳) ہم اس امر کی تائید میں یورپین پادری صاحبان کے نمونہ سے بھی دلیل لے سکتے ہیں کہ اُنہوں نے مسیحیوں کے لئے جا بجا احاطے بنوائے بس تاوقتیکہ اُن کے پرانے دستور کے بجائے بہتر فوائد نئے طریق سے ظاہر نہ ہوں تب تک پرانے بزرگوں کے کام کو رد کرنا بہتر نہیں (۴) نو مریدوں کے لئے غیر قوموں کے درمیان رہنا بھی بہت ہی خطرہ کی بات ہے +

۳۔ کمپونڈ کے نہونے میں اکثر دقتیں جو مسیحیوں کو درپیش آتی ہیں وہ بھی کمپونڈ قائم کرنیکی تائید کرتی ہیں۔ مثلاً دکھ درد و مصیبت کی حالت میں ایک دوسرے کی مدد نہیں کرسکتے (۲) وہ آپس کی رفاقت اور غمخواری کو نباہ نہیں سکتے۔ (۳) وہ ایک دوسرے کی برائی سے واقف نہیں ہوسکتے اور یوں وہ اُنکی ہدایت و تادیب بھی نہیں کرسکتے (۴) شہر میں مکان ملنے کی اکثر دقت ہوتی اور اچھے مکان گراں ہوتے ہیں۔ (۵) آب و ہوا بھی شہر کی بمقابلہ میدان کے خراب ہوتی اور یوں صحت و تندرستی پر خلل واقع ہوتا +

۴۔ عیسائی مذہب اور قوم ہندوستان میں مضبوط بنیاد نہیں رکھ سکتے کسی ملک میں کسی قوم کے قیام اور استحکام کے لئے مکان کا ہونا پہلے اور ضروری بات ہے اور اگر یہہ سچ ہے تو مکانوں کے لئے تدبیر نکرنا کیسی بڑی غلطی ہے۔ ہم اپنے مضمون کو اڈیٹر اسٹینڈرڈ کے اس مناسب صلاح پر ختم کرتے ہیں وہ اپنے اخبار مطبوعہ ۲۰ فروری سنہ رواں میں یہہ فرماتے ہیں "مسیحی گاؤں قائم کرنیکا طریقہ جبکہ معقول طور پر عمل میں لایا جاوے تو ہمارے خیال میں دیہاتی مشن قائم کرنے کے لئے سب سے عمدہ طریقہ ہے اس سے مسیحی لوگ ضلع میں دائمی طور پر قائم ہوتے ہیں۔ اس طور پر جب وہ زمین کے وارث بنتے ہیں۔ ایک معزز اور یقینی وسیلہ معاش کا اُنکے لئے مہیا ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی نسل کو اس طور سے اپنی زمین چھوڑ جائینگے قابل ہو گئے۔ مشنری اس ملک میں آویں اور چلے جاویں پر مسیحی یہیں رہینگے۔ مسیحی مذہب اس ملک میں وہاں تک مضبوط و قائم ہو گیا ہے جہاں تک کہ اُنکے قبضہ میں زمین ہے۔ مسیحیوں کے لئے اس ملک کی کاشتکاری ایک ایسا پیشہ ہے جس میں بہت کم آزمائشیں ہیں بہ نسبت دیگر کاموں کے جنمیں وہ اپنے تئیں مصروف کریں۔ یہہ ایک سادگی کفایت شعاری اور محنت کی زندگی ہے۔ یہہ ایمان کا مددگار ہے۔ کوئی زندگی خدا کی قدرت پر بھروسہ کرنا انسان کو اسطور پر زیادہ صاف و صریح طور پر نہیں سکھلا سکتی۔ یہہ ایک زندگی ہے جو روح و جسم دونوں کے لئے صحت بخش ہے" +

راقم غلام مسیح (از مین پوری)

پادری ٹھاکرداس صاحب کے سوال کا جواب

پیارے اڈیٹر صاحب نورافشاں کی
خدمت شریف میں

بعد ما وجب تصدیعہ یہہ ہے کہ وہ جو آپ کے مطبوعہ ۲۵ ماہ حال میں دو سوال جناب پادری ٹھاکرداس صاحب کے ہیں اُنمیں سے پہلے کا جواب میرا یہہ ہے کہ جو شخص بہت جوروں کے ساتھ بپتسمہ پانیکو آوے اور وہ جوروان بھی اسکے ساتھ رہنے کو راضی ہوں تو چاہئے کہ بپتسمہ اُنسے نہ روکا جائے اور دوسرے کا جواب یہہ ہے کہ جو عورت بہت سے شوہروں کے ساتھ آوے خواہ اُسکے شوہر اور وہ باہم رہنے کو راضی ہی ہوں اُنسے بپتسمہ روک دیا جائے۔ اصول ہائے صدر کے واسطے میرے پاس براہین قاطع عقل اور الہام سے موجود ہیں مگر میں الہام سے یہاں کلام و دلائل کرونگا جو کہ ترتیب مسائل کے ہیں باہر نے چاہیں۔ اب دوبارہ سوال اول۔ میں دیکھتا ہوں کہ گو روح بائبل مقدس کی تو مخالف کثرت ازدواج کے ہے مگر لفظاً کہیں اسکو منع نہیں فرمایا اس سے ایسا ظاہر ہوتا ہے۔ کہ خدائے تعالیٰ نے اصول و قاعدہ تو یہی قرار دیا ہے کہ ہر انسان

ایک آن میں ایک سے زیادہ جورواں نہ رکھے مگر اس اصول و قاعدہ کو بلا استثناء کے نہیں رکھا چنانچہ اسی کے مطابق ہی کہ جب بنی اسرائیل بحکم خدا جنگ دائمی میں رہتے تھے تو اُن کی بیواؤں اور یتیموں کیواسطے راہ رفاہیت کی دراجازت غلامی و کثرت ازدواج کے کھولی گئی تھیں ورنہ سخت امتحان ہی میں پڑتے پھر اسی کے مطابق ہی جو خداوند داؤد کو فرماتا ہی کہ تو اوریاہ کی جورو کے پیچھے شرارت میں کیوں گیا اگر مجھ سے مانگتا تو میں اور بھی بہت جوروواں تجھکو دیدیتا۔ پھر اسی کے مطابق ہی جو خطوط تیموتی اور طیطس میں ہدایت ہوئی کہ اُمیدوار عہدہ خادم دینی کا ایک جورو والوں میں سے لیا جاوے نہ دو جورو والوں میں سے اور اگرچہ ساتھ اس شرط کے یہہ بھی لکھا ہی کہ وہ شرابی اور لالچی وغیرہ بھی نہ ہوں لیکن شرابی اور لالچی وغیرہ ہونا اخلاق اور شریعت اخلاقی میں لفظاً بھی منع فرمایا گیا ہی جبکہ دو جورو رکھنا بطور شر فی النفسہ کے لفظاً منع نہیں ہوا مگر بطور شر بالوجہ کے روح میں منع ہی لہذا مقدمہ متنازعہ میں نتیجہ معکوس اس کا صحیح ہوسکتا ہی مگر جو اوصاف میں نہیں۔ اور پھر اگر دو جوروؤں کا آن واحد میں رکھنا زنا ہی تو ولد الزنا کو حق پہلوٹھہ ہونیکا خداتعالی کیونکر دیتا (استثنا باب ۲۱) یہہ باطل مطلق بیاں ہی کہ مقدمہ کثرت ازدواج بطور تواریخ فاصلہ کے بائبل میں لکھا ہی کیونکہ یہہ فرمانا کہ نامحبوبہ جورو کا بیٹا حق پہلوٹھہ پن سے محروم نہ ہوگا صاف صاف شریعت اجازیہ ہی نہ قصہ تواریخیہ پھر یہہ بھی ایک بطلان گستاخی آمیز ہی کہ ابراہیم اور یعقوب جیسے مقدس بوجہ اسکے کہ بہت جوروواں رکھتے تھے لہذا حالت زناکاری فاش میں گذارتے تھے ÷

درباره کثرت شوہرات کے باب ، خط رومیوں کے میں کافی منادی ہی لہذا اور زیادہ ذکر کرنا کچھ ضرور نہیں ÷

راقم
اے - اعظم
امرت سر

بقیہ عیسویت شافی قدرت ہی
دفعہ ۳ - کفارہ مسیح

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر [illegible])

واضح ہو کہ کفارہ کی بابت توریت میں یوں لکھا ہی کہ اپنی خطا کی قربانی اور اپنی سوختنی قربانی گزران اور اپنے لئے اور قوم کے لئے کفارہ دے (احبار ۹: ۷) اس کے لئے عبرانی لفظ کوفر ہی اور اسکے معنے ہیں ڈھانپنا مطلب اس سے یہہ ہی کہ قربانی سے گناہ ڈھانپا جاتا ہی۔ اس مطلب کو ادا کرنیکے لئے کئی الفاظ انجیل مقدس میں استعمال کئے گئے ہیں۔ مثلاً جب گناہ کو خدا اور انسان کی رفاقت کا توڑنے والا کہا گیا تو کفارہ مسیح کو ملاپ کروانے والا بیان کیا گیا ہی (رومیوں ۵: ۱۱) جب انسان کو گناہ کے سبب گناہ کی اور شیطان کی غلامی میں سمجھا گیا ہی تو مسیح کی موت کو فدیہ یا قیمت کہا گیا ہی۔ (۱ قرنتیوں ۶: ۲۰ - اور ۱ - تمطاؤس ۲: ۶) جب گناہ ایک بوجھ سمجھا گیا ہی تو مسیح کی موت اس بوجھ کو اٹھانیوالی کہی گئی ہی (عبرانیوں ۹: ۲۸) جب گناہ ایک پلیدگی یا ناپاکی کہا گیا ہی تو مسیح کا خون اس ناپاکی سے پاک کرنیوالا بیان کیا گیا ہی۔ (۱ یوحنا ۱: ۷) غرضکہ یہہ سب مسیح کے کفارہ میں شامل ہیں۔ ان سے کفارہ کا مقصد طرح بطرح بیان کیا گیا ہی۔ اور مسیح کے کفارہ میں کفارہ کا اصل مطلب ڈھانپنے کا یعنے گناہوں کو ڈھانپنے کا قائم رہتا ہی ÷

اسکے علاوہ یہہ بھی یاد رہے کہ ہر قسم کی دینی رسم جو خدا یا دیوتوں کو خوش کرنے کے لئے کی جاتی ہی اسکو کفارہ یا عوض کہا جا سکتا ہی۔ عبادت خواہ کسی قسم کی ہو لوگ اس کے ذریعے گناہوں کی سزا سے بچنے کی توقع رکھتے ہیں۔ قربانی خواہ اونٹ یا گائے یا گھوڑے یا بکری یا انسان کی ہو اس سے بھی یہی اُمید رکھی جاتی تھی اور اب بھی رکھی جاتی ہی۔ لیکن ان کفاروں پر لوگوں کا پورا اور یکساں یقین نہیں رہا ہی۔ تاہم غور طلب امر یہہ ہی کہ جس حال میں گناہ کی سزا سے بچنے کے لئے کفارہ ضروری ہی تو معلوم کریں کہ وہ کونسا کفارہ ہی اور وہ کفارہ کیسا ہونا چاہئے۔ ہر چیز یا خیال تو وہ کفارہ نہیں ہوسکتا۔ بلکہ وہ درمیانی جو سبب کے لازمی نتیجہ کو بدل سکے ضرور ہے کہ اس میں یہہ خوبی اور توفیق ہووے جو ایسا کرسکے۔ مثلاً پانی میں ڈوبنے سے بچنے کے لئے پانی پر چادر بچھا کر نہیں بیٹھتے۔ نہ پتھر پر سوار ہوتے ہیں لیکن جہاز اور کشتیاں درمیان لاتے ہیں۔ بھوکھ پیاسے یا بھوکھ کے مارے مرجانے سے بچنے کے لئے مٹی یا لکڑی وغیرہ پر گزران نہیں کرسکتے۔ نباتات یا گوشت وغیرہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور ایسا نہ کرنا خلاف قدرت ہوگا اور بجائے اسکے کہ پانی یا بھوکھ سے بچیں ہلاکت زیادہ یقینی ہوگی۔ اسیطرح ہمکو جاننا چاہئے کہ ناقص اور کمزور ذریعوں سے ہمارے گناہ کا کفارہ نہیں ہوسکتا۔ اسبات کے لئے کہ جانوروں میں خواہ وہ کنعان میں قربانی کئے جاویں اور خواہ ہندوستان میں یہہ توفیق اور خوبی نہیں ہی کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہوسکیں پولوس رسول کا خط عبرانیوں کو غور سے پڑھنا چاہئے۔ خصوصاً باب ۹ آیت ۱۰ - ۱۴ - اسیطرح مکہ اور گنگا جسمانی چیزیں ہیں اور ہماری روحانی سزا کو دور نہیں کرسکتے۔ دونوں میں کچھ نسبت ہی نہیں ہی۔ اور کلمہ اور گایتری جو صرف لفظی تکرار ہیں کوئی واقعی کفارہ ہمارے گناہوں کا نہیں ہیں۔ اور نہ ہوسکتے ہیں کیونکہ ان میں کوئی ذاتی خوبی نہیں ہی۔ اور حقیقت میں جب انسان اخلاقی قوتوں کے تقاضے اور اُسکی سزا کو سمجھتا اور فکر کرتا ہی تو ایسی باتوں پر اسکا یقین قائم بھی نہیں ہوسکتا۔ ایسی ہی گمراہیوں سے بچانے کے لئے خدا نے اپنا کلام یعنے انجیل بخشی ہی۔ اور اُسمیں سبھوں کو ایک حقیقی کفارہ بتلایا ہی جس میں یہہ خوبی اور توفیق تھی کہ گناہوں کا کفارہ ہوسکے۔ اور وہ مسیح خداوند ہی۔ اب پیشتر اس سے کہ اس واقعی کفارہ کا ذکر کیا جاوے یہہ معلوم کرنا ضروری ہی۔ کہ مسیح میں کیا خوبی اور قدرت تھی جسکے سبب وہ ہمارا درمیانی یا کفارہ ہوسکتا تھا ÷

امر اول مسیح کی ذاتی عظمت اور قدرت

جب خداوند یسوع مسیح نے اس دنیا میں ظہور فرمایا

اس سے پہلے جو کچھ انبیا رسابقین نے اُن کی شان میں پیشین گوئی کے طور پر لکھا تھا اسکو یہاں نقل کرنے سے کلام طول ہوتا ہی اسلئے جو کچھ انجیل میں اُنکی ذاتی عظمت اور قدرت کی نسبت بیان کیا گیا وہی پیش کیا جاتا ہی۔ چنانچہ اسبات کو ظاہر کرنیکے لئے خداوند نے خود شاگردوں سے پوچھا کہ "لوگ کیا کہتے ہیں کہ میں جو ابن آدم ہوں کون ہوں؟" اور اس جواب کو کہ "تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہی" درست کہا۔ (متی باب ۱۶) اب مسیح کی ذاتی منزلت ہم دو صورتوں میں معلوم کرتے ہیں۔ ایک اسکی الوہیت میں۔ اور دوسرے اسکی انسانیت میں۔ کسی بشر یا شے میں یہہ باتیں موجود نہیں ہیں اور نہ کبھی ہوئیں۔ اور وہ چیزیں جنکو لوگ مانتے ہیں اُن میں تو محض انسانیت والی فضیلت بھی نہیں ہی +

مسیح کا نام یسعیاہ نبی عجیب لکھتا ہی (۹: ۶) اور مسیح کی کیفیت عجیب کو ایک بھید کرکے لکھا ہی کہ "بالاتفاق دینداری کا بڑا بھید ہی یعنے خدا جسم میں ظاہر کیا گیا"۔ (۱۔ تمطاؤس ۳: ۱۶) اس بات کو یوحنا رسول لکھتا ہی کہ "کلام مجسم ہوا"۔ یہہ وہی بات ہی جو رسول نے دوسری جگہہ یوں بیان کی ہی کہ "الوہیت کا سارا کمال اسمیں مجسم ہو رہا" (قلسیوں ۲: ۹) اور اسبات کو مسیح خداوند نے اپنے حق میں یوں بیان کیا تھا کہ "میں اور باپ ایک ہیں"۔ (یوحنا ۱۰: ۳۰) "باپ جو مجھ میں رہتا ہی وہ یہہ کام کرتا ہی" (۱۴: ۱۰) اس الہی منزلت کے لائق ویسا ہی پاکیزہ جسم تیار کیا گیا۔ اور وہ بھی ایک اعلیٰ طور سے۔ (لوکا ۱: ۳۵)۔ وہ (یعنے بیٹا) اُسکے (خدا کے) جلال کی رونق اور اسکی ماہیت کا نقش ہوکے سب کچھ اپنی ہی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہی۔ وہ آپ سے ہمارے گناہوں کو پاک کرکے بلندی پر جناب عالی کے دہنے جا بیٹھا (عبرانیوں ۱: ۳) اس بیان سے مسیح کی ذاتی منزلت اور قدرت اور ان کی وجہ سے اسکا کام صاف ظاہر کیا گیا ہی یہہ سارا انتظام اسی لئے کیا گیا کہ مسیح کفارہ دینے کے قابل ہو جاوے چنانچہ رسول مسیح کے کفارہ میں اس قابلیت کو پیش کرتا ہی کہ کتنا زیادہ مسیح کا لہو جسنے بے عیب ہوکے ابدی روح کے وسیلے آپ کو خدا کے سامنے قربانی گزرانا تمہارے دلوں اور عقلوں کو مُردہ کاموں سے پاک کریگا تاکہ تم زندہ خدا کی عبادت کرو"۔ (عبرانیوں ۹: ۱۴) +

اس سے دو اعتراض دور ہوتے ہیں۔ ایک یہہ کہ اگر کہا جاوے کہ محض ایک آدمی گناہوں کا کفارہ نہیں ہو سکتا تو یہہ ناممکن امر ممکن کیا گیا کہ "کلام مجسم ہوا" یعنے خدائی کا سارا کمال مجسم ہوا"۔ اور اگر کہا جاے کہ خدا دُکھ نہیں اُٹھا سکتا اور نہ مر سکتا ہی تو اسی حادثہ کو برداشت کرنیکے لئے ایک جسم تیار کیا گیا علاوہ ازیں مسیح میں الوہیت اور انسانیت پاک ہونیکی وجہ سے وہ کفارہ دینے کے لئے ہر طرح قابل ٹھہرتا ہی۔ اب ذیل میں اس کفارہ کا بیان آتا ہی جس سے گنہگاروں کی نجات ہو گئی ہی +

امر دوم۔ کفارہ مبارک

"بغیر لہو بہائے معافی نہیں ہوتی"

"مگر ہو نہیں سکتا کہ بیلوں اور بکروں کا لہو گناہوں کو مٹائے اسلئے وہ دنیا میں آتے ہوئے کہتا ہی کہ ذبیحہ اور ہدیہ تو نے نہ چاہا پر میرے لئے ایک بدن تیار کیا سوختنی قربانی اور خطا کی قربانی سے تو راضی نہ ہوا۔ تب میں نے کہا کہ دیکھہ میں آتا ہوں (میری بابت کتاب کے دفتر میں لکھا ہی) تاکہ اے خدا تیری مرضی بجا لاؤں"۔ (عبرانیوں ۱۰: ۵-۷)۔ اور بموجب اسکے ابن آدم آیا تاکہ "خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے لئے فدیہ میں دے"۔ (متی ۲۰: ۲۸) اور وہ کار عظیم یوں وقوع میں آیا کہ +

نویں گھنٹے کے قریب یسوع نے بڑے شور سے چلاکر کہا ایلی ایلی لما سبقتانی! یعنے اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے کیوں مجھے چھوڑ دیا؟ پھر یسوع نے کہا +

پورا ہوا

"اور سر جھکا کے جان دی" (متی ۲۷: ۴۶- یوحنا ۱۹- ۳۰)

مسیح کی موت شہیدوں کی سی موت نہ تھی جو سچے ایمان کی شہادت اور ازاں موجب اُمید عقبیٰ کے لئے مرتے ہیں۔ مسیح کی موت اُن لوگوں کی سی موت نہ تھی جو حُب وطنی کے لئے مرتے ہیں۔ اور نہ اُسکی موت محض اسواسطے تھی کہ اپنی نیک تعلیم کی صداقت پر گواہی دے۔ مسیح کی موت ان سب باتوں کو شامل کرتی ہی۔ اور ان سب سے اول اسبات کو کہ انسان کی نجات ہو جاوے۔ اور کہ اسکی موت میں یہہ خصوصیت تھی مسیح کے قول منقولہ بالا سے اور رسولوں کے اقوال سے ظاہر ہی۔ ۱۔ پطرس ۲: ۲۴۔ وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر اُٹھا کے صلیب پر چڑھ گیا وغیرہ۔ رومیوں ۵: ۸و۹ خدا نے اپنی محبت ہم پر یوں ظاہر کی کہ جب ہم گنہگار تھے تھے مسیح ہمارے واسطے موا وغیرہ۔ دیگر تکلیفات اسکی موت کے متعلق اتفاقیہ باتیں تھیں اور وہ بھی اسکو سہنی پڑیں مگر گناہوں کا کفارہ فقط اسکی موت تھی +

(۲) معلوم ہووے کہ مسیح خداوند میں ایسی شان اور قدرت اسلئے موجود ہوئیں کہ ایسے عظیم الشان کی موت بیحد گران بہا ہو جاوے تاکہ گنہگاروں کی سزا یعنے ہمیشہ کے عذاب کے بدلے میں فدیہ ہو سکے۔ ورنہ یہہ ہوتا کہ کفارہ دینے والا ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار رہتا۔ مگر مسیح کی عظمت اور قدرت کی وجہ سے کچھ ضرور نہ تھا کہ وہ ابدی عذاب بھوگتا رہتا۔ اور اس حال میں ہمیں اتنا ہی جاننا کافی ہی کہ مسیح کی موت ہمارے گناہوں کا کافی کفارہ ہی۔ اور ہماری نجات کے لئے شافی قدرت ہی +

اسکے ساتھ یہہ بھی جاننا چاہئے کہ مسیح کا کفارہ عموماً عدالت کے تقاضی کو پورا کرنے کے لئے تھا تاکہ رحمت یا فضل کے لئے جگہہ ہو اور یہہ نہیں کہ ہر ایک گنہگار کی دہی سزا کو اُٹھایا ایسا کہ گنہگار اب سزا نہیں پا سکتا۔ یعنے گنہگاروں پر سزا اب بھی ویسی ہی واجب ہی جیسی بغیر کفارہ کے ہوتی اگر وے کفارہٗ مسیح پر ایمان نہ لاویں۔ پھر اسکو سمجھو کہ انتظام الہی کا تقاضی یہہ ہی کہ قانوں کی پیروی درستی کے ساتھ ہووے۔ اور ہر ایک

کے لئے اس سے خوشی اور فائدہ حاصل ہووے (اسبات کا ہم پہلے بیان کرچکے ہیں) اب چونکہ اس قانون کے تقاضی کے برخلاف انتظام مطلوبہ میں قصور واقع ہوا اسلئے عدالت کا یہہ تقاضی ہوا کہ شریعت کا فتوی ہر ایک عدول کرنے والے پر وارد کیا جاوے اور یا اُن کے بدلے کفارہ دیا جاوے تاکہ سزا سے بچ سکیں۔ ظاہر ہے کہ سزا کی نسبت کفارہ میں سلامتی تھی۔ اور اسلئے کفارہ دیا گیا کہ انسان کے لئے زندگی اور خوشی ممکن ہو جائے۔ اور یہی باعث ہے کہ اگر کوئی کفارہ مسیح سے بے ایمان رہے تو وہ عدالت کے تقاضی کے تحت میں رہتا ہے۔ اور جو ایمان لاتے ہیں وہ ہمیشہ کی زندگی کے وارث ہوتے ہیں۔ مسیح کے کفارہ کا یہہ منشا ہم رومیوں ۳: ۲۳-۲۶- میں مندرج پاتے ہیں۔ اسلئے کہ سبھوں نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔ سو وے اسکے فضل سے اُس مخلصی کے سبب جو یسوع مسیح سے ہے مفت راستباز گنے جاتے ہیں۔ جسے خدا نے پیش کیا کہ ایک کفارہ ہو جو اسکے لہو پر ایمان لانے سے کام آوے تاکہ وہ اپنی راستی اگلے وقت کے گناہوں سے صبر الہٰی کے باعث طرح دینے میں ظاہر کرے۔ اور اس وقت کی بابت بھی اپنی راستی ظاہر کرے تاکہ وہ آپ ہی راست رہے اور اُسے جو یسوع پر ایمان لاوے راستباز ٹھہراوے۔ غرضکہ خدا نے اگلے وقت اور اس وقت میں اپنی راستی ظاہر کرنے کے لئے کفارہ دلوایا۔ اور اس کفارہ پر ایمان لانے والے ہی راستباز ٹھہر سکتے ہیں اور دوسرے جیسے کے تیسے گناہگار اور غضب کے فرزند رہتے ہیں۔ اسکے مطابق خداوند مسیح نے خود فرمایا تھا دیکھو انجیل یوحنا ۳: ۱۶-۱۹- اسمیں دونوں باتیں آگئیں کہ کفارہ سب کے لئے ہوا اور یہہ بھی کہ برگزیدوں کے لئے ہوا تھا۔ بھائیو شکر اور شکر کی جا ہے +

(۲) ہم خیال ہے کہ مسیح کا کفارہ اسبات میں نہیں ہے کہ اُسنے گناہگاروں کے بدلے شرع اخلاقی کی فرمانبرداری کر دی ایسا کہ اب ہم سے اُسکی فرمانبرداری مطلوب نہیں ہے۔ بعضے ایسا خیال کرتے ہیں اور مخالف اسکو طنزاً اعتراض کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ مگر یہہ خیال کلام الہٰی کے برخلاف ہے۔ سو واضح ہو کہ شرع اخلاقی پر عمل کرنا خدا اور انسان دونوں پر واجب ہے۔ اور ایسا ہی مسیح پر بھی واجب تھا۔ سو اگر اُسنے شرع اخلاقی کی فرمانبرداری کی تو اپنے واسطے کی نہ ہمارے عوض میں۔ اور پھر اگر مسیح کی فرمانبرداری ہمارے بدلے تھی تو پھر وہ خود لوگوں کو اور خصوصاً اپنے ایمانداروں کو اسکی اطاعت کی تاکید کیوں فرماتا ہے۔ اور پھر مسیح کو کیوں موت دیکھنی پڑی جبکہ اُسنے ہمارے بدلے نیکی کر دی تھی۔ ایسا خیال انسان کو کل واجبات سے سبکدوش کرتا ہے۔ مگر کفارہ مسیح کا یہہ منشا نہیں تھا۔ بلکہ کفارہ کے سبب یہہ بات اور بھی واجب ہو گئی کہ ہم اس سے محبت رکھتے ہیں اسلئے کہ پہلے اُسنے ہم سے محبت رکھی۔ اے پیارو جب کہ خدا نے ہم سے ایسی محبت رکھی تو لازم ہے کہ ہم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھیں" (۱ یوحنا ۴: ۱۹ و ۱۱)

اب اُمید ہے کہ ناظرین سمجھ جائینگے۔ کہ کفارہ کسبات میں ہے۔ اور کسکے لئے ہے + باقی آئندہ

راقم

جی ایل۔ ٹھاکرداس گوجرانوالہ

خبریں

کلکتہ میں ایک شخص نے پنکھا کھینچنے کی کل ایجاد کی ہے جو جر ثقیل کے ذریعہ سے ۹ گھنٹہ تک چل سکتی ہے۔ **شنبہ** کے دن اول درجہ کے نامہ بر کبوتر جو برابر کلکتہ سے دارجیلنگ وغیرہ تک ۲۸ میل فی گھنٹہ کی تیزی سے یعنے ہماری ڈاک گاڑی سے بھی زیادہ تیز جاتے تھے گورنمنٹ کیجانب سے فورٹ ولیم بھیجے گئے۔ **مہاراجہ کشمیر** اب عیسائیوں کو بھی زمین کاشتکاری کے لئے دینگے **ملتان** میں تیل کے پیپوں میں آگ لگی کئی آدمی جلکر مر گئے۔ **سوڈانی** عبداللہ نے حضور ملکہ معظمہ کو لکھا ہے مذہب اسلام قبول کرو۔ **منڈلہ** میں ایک زرگر ہرن کے دھوکہ میں صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کا شکار ہوا۔ **میونسپلٹی** لاہور سے پریزیڈنٹ انتخاب کرنیکا اختیار چھن گیا۔ **بنگال** میں مدہا ساگر کے قریب ایک ریل کے ۹ گاڑیاں دریا میں گریں۔ ہوا کی زور نے یہہ سخت نقصان کیا انجن اور ایک گاڑی بچی بہت آدمی مرے۔ **اخبار کی بکری۔** اخبار ماسکو ورلڈ جسکے مالک جنرل کروف ہیں اُس کے دو لاکھ خریدار ہیں۔ **اشاعت تصانیف۔** سر والٹر سکاٹ انگلستان کے مشہور ترین مصنفوں سے گذرے ہیں۔ اُنکی زندگی میں اُنکی تصانیف (۷۹۰۷۶۹) کاپیاں چھپی تھی **گورداسپور** کے علاقہ میں بے موقعہ کے سبب فصل بہت خراب ہو گئی اور گندم کا رنگ سیاہ ہے۔ خدا کی قدرت **مضافات پرتاپ** ایک انگریز دیہاتیوں کے ہاتھ سے سخت پٹا۔ **کتب خانہ** یونیورسٹی گوٹنگن میں ایک انجیل ۲۷۰۰ پتوں کھجور پر لکھی ہے۔ **دارالسلطنت** روس میں ایک مکان معہ کل سامان خالص برف کا بنا ہے۔ اسمیں روشنی برقی رات کو کرتے ہیں۔ روئے دنیا کی عجب چیز ہے۔ **جنرل** بوتھ افسر اعظم مکتی فوج اپنے بیٹے کو جانشین کرکے علیحدہ ہوتے ہیں۔ **انگلستان** چاہتا ہے کہ کوئٹہ کی طرح غزنی کے متصل کوئی مقام ہاتھ آوے۔ **ضلع** کمپور میں ایک پولیس کانسٹبل نے ایک مال مسروقہ کی تلاشی پر ایک عورت کو بہت مارا۔ اسپر کانسٹبل کو سشن جج نے پانچ سال قید شدید کی سزا دی۔ "مہاراجہ" دلیپ سنگھ کی حالت کسقدر جلد سقیم ہو گئی ہے۔ اُسکا اندازہ اس سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ اب اُنہوں نے واپسی سلطنت کے دعوے سے گذر کے لیکن مایوس ہو کر نہیں کیونکہ خدا کی مدد سے وہ عنقریب اسکے پھر ملنے کے اُمیدوار ہیں۔ حضور ملکہ معظمہ کیخدمت میں کوہ نور ہیرے کی واپسی یا اُسکی معقول قیمت ملنے کی استدعا پیش کی ہے اور یہہ استدعا ایک چٹھی کی شکل میں اخبار ڈیلی ٹیلیگراف میں شائع ہوئی ہے اور ایک مطبوعہ نقل اُسکی ہمیں بھی عنایت ہوئی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ دلیپ سنگھ کے اس آخری دعوے کا فیصلہ بہت دقت طلب نہ ہوگا۔ ہر مجسٹی بخوشی خاطر اپنے

صرف خاص سے اس ہیرے کی قیمت ادا کرنے پر تیار ہو جبکہ مہاراجہ دلیپ سنگھ یہہ بتلادیں کہ اُن کے مشہور والد نے اسکو کس قیمت کے عوض خریدکیا تھا ✤ کوہ نور

مسٹر ہیوم جنرل سکرتری نیشنل کانگرس صاحب ممدوح نے پال مل گزٹ میں ایک تحریر شائع کرائی ہے جسمیں لکھا ہے کہ کانگرس کے مخالف صرف پنجاب کے بعض باغی سکھ ہیں جو دلیپ سنگھ کو پنجاب میں واپس بلانا چاہتے ہیں - یا بعض پنجاب کے باغیانہ خیالات کے دہالی ہیں - ہمیں افسوس ہے کہ مسٹر ہیوم جو اتفاق و اتحاد کے مدعی ہیں ایسے جھوٹے بیانات شائع کراکر گورنمنٹ اور رعایا میں بدظنی پیدا کرانی چاہتے ہیں - افسوس! **صد**

تو برائے وصل کردن آمدی

نے برائے فصل کردن آمدی

ایک سخت ناگوار واقعہ بمقام موضع تعلقہ جیور عملداری حیدرآباد میں ہوا یہاں یکایک ہیضہ شروع ہوا بہت لوگ مرے موضع والوں کو یہہ خیال پیدا ہوا کہ بوجہ کچھ گڈریوں کے یہہ ہیضہ پیدا ہوا لہذا دو گڈریوں کو پکڑا - موضع میں پنچائت جمع ہوئی اُسمیں یہہ قرار دیا گیا کہ یہہ مار ڈالے جائیں پس یہہ سزا غضبناک طریقہ سے دیگئی - اول اول اُن کے دانت توڑے گئے اور اُنکا سر مونڈا گیا اور اُنکو پانی پلایا گیا جسمیں چمڑا بھگویا گیا تھا پھر وہ گڑھے دفن کردئے گئے صرف اُنکا سر باہر نکلا تھا - ان سروں کے گرد لکڑی چنکر آگ دی گئی بیس آدمی جو اس واقعہ میں شریک تھے مختلف میعاد کی سزا چودہ برس سے لیکر سات برس تک دی گئی - ف - ف - مارننگ پوسٹ ✤

چینیوں کا رواج - چینیوں میں ایک رواج ہے کہ جب عورت کو ایک دم سے تین بچے پیدا ہوتے ہیں تو اس معاملہ کی رپورٹ حکام کو جاتی ہے تین چھوٹے چھوٹے کرتے اُنکو ملتے ہیں - ایک سرخ - ایک سبز - ایک زرد وہ اندھیرے میں یہہ کرتے بچوں کو پہنائے جاتے ہیں - جو بچہ سرخ و زرد کرتہ پہنتے ہیں اُنکا درجہ اعلیٰ ہوتا ہے اور جو بچہ سبز کرتہ پہنتا ہے اُس کا درجہ ادنیٰ ہوتا ہے ✤ ف مدراس میلی ۱۷ -

چین میں قحط کی بابت صوبہ سانشانگ سے جو خبریں موصول ہوئیں وہ نہائت ہی خوفناک ہیں - لوگ مارے فاقوں کے بتدریج ہلاک ہو رہے ہیں - ایک ضلع میں لوگ بھوسی اور کسی قدر آٹا کی روٹی یا بھوسی اور صرف پانی - قطن کے بیج کی روٹی - جوار کا ڈانٹھا اور صرف خوشہ - درخت ہوائی کی پھلی - درخت نیم کی چھال - الو کا بیل - گاجر کا پتا اور بہت سے جنگلی درختوں کی جڑ کھاکر جان بچاتے ہیں قحط کے بعد سیلاب اور ہیضہ نے ضلع میں خوب دستبرد شروع کی ہے قریب قریب تمام گھروں میں ماتم اور واویلا مچا ہے - عورتیں نہائت لاغر ہوگئی ہیں اور آنکھوں میں آنسو ڈبڈباتے ہیں - بچے درختوں کی کچی جڑ یا بھوسی کی روٹی کھاتے ہیں ہر طرف بخار پھیلا ہوا ہے - اور ان مُغز جڑوں کے کھانے سے کئی اقسام کے امراض پیدا ہوئے ہیں - کسی مکان کے ایک کمرہ میں ضعیف ماں مُردہ پڑی ہے - تو دوسرے کمرے میں بہو جان کنی کی حالت میں مبتلا ہے - ایک عورت تین دن کا بچہ لیکر باہر بھیک مانگتی پھرتی ہے - کوئی دیوانہ بیٹھا بھوک سے بدحواس ہوکر اپنی ماں کو برچھی سے مارتا ہے - کہیں عورتیں بر سر راہ اپنے بچوں کو بیچتی ہیں اور یہہ کہتی ہیں کہ اس لڑکے کو کون خرید کریگا - میں اب اس کو کھلا نہیں سکتی اور بغیر کھانے کے اس کا رونا چلانا برداشت نہیں کیا جاسکتا ہے ✤ عام

نیپال میں قیدی دن کو چھوڑ دیئے جاتے ہیں اور اُن کے خویش و اقارب اُنہیں کھلاتے پلاتے ہیں اور رات کو پھر پہنچا دیتے ہیں - اگر کوئی قیدی رات کو نہیں آتا ہے تو دوسرے دن اُسکا ایک کان کاٹ ڈالا جاتا ہے یا اُسکی ناک چیر دی جاتی ہے تاکہ مجرم نشان دادہ پھر ایسی جرأت نہ کرسکے ✤

سورت کی آتشزدگی کے تہراہی پر افسوس کر نہیں چکے تھے کہ بنگال میں ریلوے سٹیشن جھانگھڑ سے ایک میل کے اندر ایک ٹرین طوفان باد کے زور سے اُڑ کر دریا میں جاگری - پل سے گذر رہی تھی - ہوا کا ایسا زور تھا کہ اُس کو ڈھاکہ کے پارسال کے طوفان سے تشبیہ دی گئی ہے - آس پاس کے دیہات طوفان سے بالکل تباہ ہوگئے اور ایک موقع میں ایک لائن کے دس مکان صاف اُڑ گئے ہیں - ٹرین پل سے گذر رہی تھی جو ۱۲ فیٹ لمبا ہے - پل کے وسط میں ہوا نے نہائت زور سے گاڑیوں کو دھکا دیکر دریا میں پھینک دیا - ڈرائیور کا بیان ہے کہ پہلے بہت تیزی کے ساتھ متواتر کئی ایک جھوکے معلوم ہوئے اور لمحہ بھر میں گاڑیاں گویا بادگولہ سے اُڑ کر نیچے پانی میں جاگریں بارہ گاڑیاں اور دو انجن سے ٹکر ہوگئے جو بالکل ٹوٹ گئے اور دریا کے پایاب مقام میں جہاں کیچڑ ہے پڑے ہیں کئی آدمی ہلاک اور بہت زخمی ہوئے جنکا تخمینہ کرنا ابتک بالکل دشوار ہے - تمام مجروح لوگ سارا گھاٹ میں بھیجدیئے گئے جہاں سول سرجن صاحب اُنکا علاج کر رہے ہیں - وہ دیسی لوگ جو بچ گئے چاروں طرف دیہاتوں میں بھاگ گئے تھے - اسلئے مجروحوں کی اعانت اور جمع کرنے میں بڑی دقت معلوم ہوئی ✤

ہمعصر وزیرالملک لکھتے ہیں کہ محکمہ منصفی نارووال ضلع سیالکوٹ از سر نو قائم ہوا - بڑی خوشی کی بات ہے کہ ڈسٹرکٹ جج صاحب ضلع سیالکوٹ نے منشی کشن سہائے صاحب قائم مقام منصف ضلع سیالکوٹ کے لئے سفارش کی ہے ✤

اسکاچ مشن اسکول میں دوسری تاریخ مئی ۱۸۸۹ء سے فسٹ ائر - ایف - اے - کلاس کھولی گئی ہے - یہہ تمام پادری ینگسن صاحب کی کوششوں کا نتیجہ ہے - خدا اُن کو اس نیک کام میں برکت بخشے ✤

گیہوں میں آمیزش کلکتہ کے بازاروں میں اس درجہ تک بڑھ گئی ہے کہ اکثر اوقات یہہ ناممکن ہوتا ہے کہ ایسے گیہوں خریدے جائیں جن میں دس بارہ بلکہ پندرہ سیر فیصدی آمیزش کی ملاوٹ نہ ہو ✤

۲۸ - اپریل کی رات کو جب اپ کلکتہ میل بدلو پنڈی

ہچی تو اتفاق سے ایک کاٹنے والا جمعدار اس کے نیچے آگیا اسکو اُسیوقت ہسپتال لے گئے لیکن کوئی اُمید اُس کے بچنے کی نہ تھی +

امداد مصیبت زدگان سورت کا فنڈ لاکھ سے اوپر پہنچگیا ہی +

نامہ نگار نورافشاں لکھتے ہیں کہ کلکتہ کے ہندو لوگ مسٹر سنیسر غبارہ ساز کو دیوی ماننے لگ پڑے ہیں۔ پاؤں چومتے ہیں۔ جدہر سے حضرت نکلتے ہیں پھولوں کے ہار چڑہاتے ہیں انکی ضعیف الاعتقادی دیکھئے۔ اگر حضرت پنجاب کی طرف رُخ کریں تو لوگ انگلیوں پر نچائیں چہ جائیکہ پرستش کریں +

کہتے ہیں کہ گجرات کے موضع دولت نگر میں زمین سے خزانہ نکلا۔ روپیوں پر۔ شاہجہاں۔ عالمگیر۔ اور شاہ عالم ثانی کا سکہ منقوش ہی +

امرتسر کی خبریں

(ہمارے اپنے نامہ نگار سے)

گرمی دن بدن ترقی پر ہی +

وکٹوریا ناٹک کمپنی لاہور کو چلی گئی +

پچھلے ہفتہ ایک خاندانی نوعروس دربار صاحب میں ڈوبکر راہی ملک عدم ہوئی +

مسٹر ۔ ایس۔ بی۔ ستر۔ ہیڈ ماسٹر مشن سکول امرتسر یکم مئی سے بسبب بیماری ۲ ماہ کی رخصت پر تبدیل آب وہوا کے لئے شملہ جاتے ہیں۔ خدا صحت دے۔ کوئی صاحب انکی جگہہ قائم مقام نہ آئینگے۔ مگر مسٹر اڈورڈ سکنڈ ماسٹر اور بابو کے پی سرکار تھرڈ ماسٹر مل جُلکر کام سنبھالینگے +

پنجاب یونیورسٹی۔ انٹرنس کا رزلٹ آگیا۔ مڈل کیطرح قتل عام خوب ہوا چنانچہ مشن سکول امرتسر کے $\frac{۵}{۱۹}$ گورنمنٹ سکول $\frac{۱۳}{۴۴}$ اور محمڈن کے $\frac{۹}{۴۵}$ طلبار کامیاب ہوئے ہم اس نتیجہ کو افسوس کی نظر سے دیکھتے ہیں +

پنجاب یونیورسٹی کی نسبت اب کے کچھ بگڑی ہوئی معلوم ہوتی ہی کیونکہ۔ ایم۔ اے۔ سے لیکر۔ مڈل تک ایک ہی حال رہا +

مولوی نیاز علی خان ایڈیٹر امرت سر گزٹ سخت مشکلوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ رہائی مشکل ہی +

بقول نورافشاں۔ پنجاب میں ۹ سکھ مڈل کے امتحان میں کامیاب ہوئے۔ جنمیں سے ۷ مشن سکول امرتسر سے۔ اور ایک محمڈن سکول سے۔ اور ایک گورنمنٹ سے کامیاب ہوا +

کنٹھ دولھووالیاں میں ایک نوجوان شخص نے خودکشی کی۔ وجہ شرمناک معلوم ہوئی +

انجمن حمایت اسلام کا سالانہ جلسہ ۲۰-۲۱- اپریل کو منعقد ہوا +

ڈاکٹر رستم جی اردشیر۔ اُجاڑ شدہ کرسچن سٹور کی بلڈنگ میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ علاج شرطیہ کرتے ہیں +

امرتسر پنچ پھر دیر کے بعد دکھائی دیتے ہیں +

صحت اچھی ہی کسی قسم کی بیماری کا زور نہیں +

۲۱- اپریل۔ بروز اتوار۔ ایک عورت نے بدست پادری ویڈ صاحب بپتسمہ پایا +

لودیانہ

کھنہ ضلع لودیانہ میں ایک نئے آریا پیدا ہوئے۔ بابو گندن لال صاحب جو ایک سال ایف اے میں فیل ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنی بدزبانی سے کھنہ کی زمین کو سر پر اُٹھا لیا۔ بزرگانِ دین مسیحی کا تذکرہ بغیر دشنام کے زبان پر لاتے نہ تھے۔ اور ہمارے خداوند اور نجات دینیوالے مسیح کے حق میں نہایت نالائق اور کفر کے کلمے کہتے تھے۔ پادری جیل سنگھ صاحب نے نہایت شرافت اور عاجزی سے سمجھایا کہ ایسا نہ کرو۔ یہہ توہین مذہب ہی قانوناً جرم ہی۔ مگر وہ کہاں مانتے تھے۔ اُنکو بھی بے نقط سنانے لگے۔ آخر مجبور اور لاچار ہو کر پادری صاحب نے توہین مذہب کی بنا پر عدالت میں نالش کر دی جب سمن طلبی پہنچے۔ تو سب ایمان بھول گئے۔ تمام عاریت کافور ہوئی۔ لگے ہاتھ پاؤں مارنے۔ خدا کے لئے اب کے بخشو آئندہ ایسا نہ کرینگے۔ یہاں تو آپ جانیں پادری صاحبان ہی تھے۔ مسیحی مزاج معاف کرنیکو ہر وقت تیار۔ پادری ای۔ پی۔ نیوٹن صاحب نے معاف کر دیا۔ اور پادری جیل سنگھ صاحب نے بھی معاف کرکے دعوی واپس لیا +

از عدالت منشی دیویداس صاحب منصف لودیانہ باختیارات درجہ دوم

نمبر ۲۰۸ مقدمہ مرجوعہ ۱۱- مارچ ۱۸۸۹ء

اشتہار

گنگا رام پسر ہیر بھان ذات کھتری ساکن عیالی بڑی مدعی

بنام

بوہو پسر نہال ذات برہمن ساکن موضع صریح مدعا علیہ

دعوی ۵ اصل وسود بروئے حساب بہی۔

جو کہ مقدمہ بالا میں مدعا علیہ کے نام چند دفعہ سمن عدالت ہذا سے جاری ہوا اور وہ عمداً اطلاعیابی سمن سے روپوش ہو جاتا ہی۔ چونکہ ایسے شخص کے لئے کارروائی قانوناً ہونی ضروری ہی۔ اسلئے اشتہار دیا جاتا ہی کہ مدعا علیہ ۱۰۔ مئی حاضر عدالت ہو جاوے ورنہ بعد میعاد اشتہار کے نسبت مدعا علیہ کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ المرقوم ۲۰۔ اپریل ۱۸۸۹ء +

دستخط عدالت

بہت ضرورت ہی

ہمکو اخبار نورافشاں کے واسطے ایک ایسے عیسائی اُردو نویس کی ضرورت ہی۔ جو اسسٹنٹ ایڈیٹر کا کام بخوبی چلا سکے۔ اور قوانین اخبار سے بھی واقف ہو۔ ہوشیار اور دیندار ہونا چاہئے۔ تنخواہ ۱۵ روپیہ ماہوار ملیگی۔ اُمیدوار اپنی اپنی درخواستیں مشتہر کے نام بہت جلد روانہ فرما دیں +

المشتہر

پادری ای۔ پی۔ نیوٹن صاحب قائم مقام سپرنٹنڈنٹ مشن پریس

لودیانہ